

محاسبہ اور ماہ رمضان

اللہ رب العالمین کی تعریفات ہیں جو پہلوں اور بعد میں آنے والوں کا الہ اور معبود ہے، بغیر ابتداء کے وہی اول ہے اور بغیر انتہاء کے وہی آخر ہے، اس کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، حکم بھی اسی کا ہے اور اسی کی طرف مرجع اور لوٹنا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر اللہ تعالیٰ پھولوں کے مہکنے تک اور روشنی پھوٹنے تک اور جب تک دن اور رات ہیں اپنی بہت زیادہ رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔
اما بعد:

یقیناً جو کوئی بھی دنیا کو بصیرت کی آنکھ سے دیکھے نہ کہ بصارت کی آنکھ سے وہ یقین کر لیتا ہے کہ دنیا کی نعمتیں ابتلاء اور آزمائش ہیں اور اس کی زندگی مشقت اور اس کی عیش و عشرت محرومی اور اس کی عمدگی اور محبت گندگی ہے، اور دنیا والے موت کے دھانے پر ہیں اس سے جانے والے ہیں، دنیا یا تو زائل اور چھن جانے والی نعمت ہے یا پھر نازل ہونے مصیبت یا جلد اور بدیر موت ہے۔

جس نے بھی دنیا پر اطمینان کیا اسے دنیا نے پریشان ہی کیا اور جو بھی اس کی طرف مائل ہوا دنیا نے اسے ذلیل کر دیا، اور جس نے بھی دنیا پر بھروسہ کیا دنیا نے اس کے ساتھ خیانت کی، اور جس نے بھی دنیا سے تعاون حاصل کیا دنیا نے اسے چھوڑ دیا، اور جس نے بھی دنیا سے مدد چاہی دنیا نے اسے ذلیل کر دیا، اور جس نے دنیا کے ساتھ خوشی اور فرحت حاصل کرنا چاہی دنیا نے اسے غمگین کیا، اور جس نے بھی اس کے ساتھ وصال چاہا دنیا نے اس سے بائیکاٹ کر لیا، اور جس نے بھی دنیا کا قرب حاصل کرنا چاہا دنیا نے دور کر دیا۔

میرے بھائی: جو شخص بھی اپنے آپ سے غافل ہو جاتا ہے اس کے اوقات ختم ہو جاتے ہیں، اور اس پر اس کی حسرتیں شدت اختیار کر جاتی ہیں، بندے پر اس سے بڑھ کر اور کیا حسرت ہوگی کہ اس کی عمر ہی اس کے خلاف حجت اور گواہ بن جائے اور اس کے ایام اسے مزید شقاوت و بدبختی اور ردي کی طرف دھکیل دیں۔

اخي في الله: کیا کبھی آپ نے موت اور اس کی سختیاں یاد کی ہیں؟ کیا اس کی ہولناکی اور کرب یاد کیا؟ اور آپ کی روح کا شدت سے کھنچا جانا یاد کیا؟ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ موت تلواروں کے ساتھ مارنے اور آرے کے ساتھ چیرے جانے اور قینچی کے ساتھ کاٹے جانے سے زیادہ شدید اور سخت ہے، غرور اور گھمنڈ میں مبتلا شخص ذرا موت اور اس کی سختیاں، موت کے جام کی کڑواہٹ کو یاد کر، کیونکہ موت کسی سے نہیں ڈرتی اور نہ ہی کسی پر باقی رہتی اور کسی کو پکڑتے وقت شفقت نہیں کرتی سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

{پرنفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے} آل عمران (185)

جي ٻار ٻن نفس نئ موت كا ذائقه چكهنه هئ، كسي نفس كا دوسرئ نفس سئ كوئي فرق نهئ، نه بي چهوئئ اور بڙئ ميں، عظيم اور حقير ميں غني اور فقير ميں كوئي فرق نهئ، جس شخص كو موت پچهاڙئئ والي هوار مٿي اس كئ ليئئئ كي جگه هوار كيڙئ اس سئ انس كرنئ والئ هون اور جس كئ پاس بيٺهنئ والئ منكر اور نكير هون اور قبر اس كا ٺهكانه هوار زمين كا پيٺ اس كا مستقر هو اور قيامت اس كا موعد اور جنت يا پهر جهنم اس كئ وارد هونئ كي جگه هو ايئئ شخص كئ ليئ اسئ زيب نهئ ديتا كه وه اس كئ علاوه كوئي اور فكر كرنئ بلكه اسئ موت كئ باره ميں سوچنا اور غور و فكر كرنا هونگا اور موت كئ علاوه كسي اور چيز كي تياري نه كرنئ.

ميرئ مسلمان بهائي: كيا كبهي قبر اور اس كئ اندهيرئ، اس كي تنگي اور وحشت كوياد كيا؟ كيا كبهي آپ نئ اس تنگ كوٺهري جو هر حقير اور عظيم بادشاه و حكرمان اور رعايا كي لاش كو پهلوؤن تك دبائئ كي اس جگه كوياد كيا؟، قبر يا تو جنت كئ باغيچون ميں سئ ايڪ باغيچه هئ يا پهر آگ كئ گڙهون ميں سئ ايڪ گڙها، يا سعادت و تڪريم كا گهر هئ يا شقاوت و بدبختي اور ذلت كا گهر.

تعجب هئ گنهگارون اور معصيت كرنئ والون پر انهن علم هئ كه وه قبر كي جانب بڙه رهئ هين! پهر تعجب هئ اهل غفلت اور اعراض كرنئ والون پر كه وه كس طرح اپني غفلت سئ نكلئئ كيون نهئ اور اپني اس نيند سئ بيدار كيون نهئ هونئ حالانكه انهن علم كه وه كل كسي بهي وقت قبر كي لحد ميں ربائش اختيار كرنئ والئ هين؟!

ميرئ بهائي: كيا كبهي آپ نئ قبر كي پهلي رات ياد كي؟! جهاں نه كوئي دوست اور يار هونگا اور نه بي انس و محبت كرنئ والا رفيق و صديق نه تو وهان بيوي اور بچئ هونگئ اور نه بي دوست و مددگار، اور نه بي رسته دار اور عزيز و اقارب اور جگري يار...

فرمان باري تعاليٰ هئ:

{پهر سب اپنئ مالك حقيقي كي طرف لائئ جائين گئ خوب سن لوفصيله الله تعاليٰ كا بي هونگا اور وه بهت جلد حساب لينئ والا هئ} الانعام (62)

ميرئ پيارئ اور محبوب بهائي! ذرا خيال كريں كه دو يا تين دن بي گزريں گئ كه آپ قبر ميں هونگئ اور آپ كو بي لباس كيا جاچكا هونگا اور آپ نئ مٿي كو اپنا تڪيه بنا ركهها هونگا دوست و احباب كو داغ مفارقت اور هم نشينون كو چهوڙ چكئ هونگئ وهان آپ كئ اعمال كئ علاوه آپ كا كوئي غم خوار اور هم نشين نه هونگا، لهندا آپ اپنئ ليئ اس مهلت كئ زمانئ ميں كيا بهيجنا پسند كرتئ هين حتي كه آپ بهي بهيجئ هونئ اعمال كو اس دن اپنئ انتظار ميں پائين گئ جس دن آپ دار جزاء اور حساب كي طرف منتقل هونگئ؟!

فرمان باري تعاليٰ هئ:

{اس دن هر نفس اپني كي نيكيون كو اور اپني كي هونئي برائيون كو موجود پائئگا، اس كي يه آرزو هونگي كه كاش اس كئ اور برائيون كئ مابين بهت سي دوري هوتي، الله تعاليٰ تمهين اپني ذات سئ ڏرا رها هئ اور الله تعاليٰ اپنئ بندون پر بڙا بي مهربان هئ} آل عمران (30)

ميرئ ديني بهائي: كيا آپ نئ صور پهونكنئ كو بهي كبهي ياد كيا؟! كيا كبهي حشراور نشر اور اعمال نامئ اڙئئ كا

دن بھی کبھی آپ کو یاد آیا ! کیا کبھی آپ کی آنکھوں کے سامنے اس دن کا حال بھی آیا جس دن اللہ جبار جل جلالہ کے سامنے ہر چھوٹی اور بڑی کم اور زیادہ چیز، حتیٰ کہ دھاگہ اور کھجور کی گٹھلی میں پایا جانے والے چھلکے کا بھی سوال ہوگا ! اور مقدار معلوم کرنے کے لیے ترازو لگا دیے جائیں گے! پھر اس کے بعد پل صراط کو پار کرنا اور آخری فیصلہ کے وقت سعادت مندی یا پھر شقاوت و بدبختی کی پکار کا انتظار بھی کبھی یاد آیا؟ .

میرے بھائی: اپنے آپ کو ذرا اس حالت کی طرح بنا کر تو دیکھو جب چیخ کی شدت کی بنا تم قبر سے مبہوت اور بدحواس ہو کر اٹھائے جاؤ گے تمہاری آنکھیں پکار کی جانب اٹھی ہوئی ہونگی اور ساری مخلوق صور پھونکنے کی شدت کی بنا سے گھبرائی ہوئی ایک یکبارگی نکلے گی اور ذلت و انکساری کے ساتھ انتظار میں ہوں گے کہ ان کے بارہ میں کیا فیصلہ ہوتا ہے، تو پھر آپ اور آپ کے دل کی حالت کیا ہوگی؟

اے مسکین ذرا اس دن کے لمبا ہونے اور اس میں انتظار اور اللہ جبار وقہار کے سامنے پیش ہونے کے وقت جو رسوائی اور شرمندگی حیا اٹھانی پڑے گی اس کے متعلق تو ذرا غور کر، پھر یہ بھی دیکھ کہ حشرونشر کے بعد لوگوں کو کس طرح مادر زاد ننگے اور جوتے اور ختنہ کے بغیر میدان محشر کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا، میدان محشر بالکل صاف ہموار اور چٹیل ہوگا اس میں آپ کوئی موڑ اور اونچ نیچ نہیں دیکھیں گے۔

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
روز قیامت لوگ سفید اور صاف ٹکیہ جیسی زمین میں جمع کیے جائیں جہاں کسی کی بھی کوئی عمارت اور رہنے کی علامت نہیں ہوگی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (6521) صحیح مسلم حدیث نمبر (6686)
قرصۃ النقی بغیر چہان کے آئے کو کہتے ہیں .

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{ جس دن ہم متقی اور پرہیزگاروں کو اللہ رحمن کی طرف بطور مہمان جمع کریں گے، اور مجرم گنہگاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کے لے جائیں گے } مریم (85 - 86)
تو پھر اس وقت غائب موجود اور راز علانیہ اور پردہ والی مکشوف اور چھپی ہوئی ظاہر ہو جائیں گی، ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا، اور آواز آئے گی اے جنتیوں اب ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں، اور اے جہنمیوں ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں آئے گی .

میرے بھائی: کیا کسی دن آپ نے خلوت میں اکیلے بیٹھ کر اپنے اقوال اور اعمال کا محاسبہ کیا ہے؟ جس طرح آپ اپنی نیکیاں شمار کرتے ہو کیا کسی دن آپ نے اپنی برائیاں اور جرم و گناہ شمار کرنے کی بھی کوشش کی؟ بلکہ کیا آپ نے کسی دن اپنی اس اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق بھی غور و فکر کیا جسے بیان کرنے میں فخر کرتا ہے کہ وہ نیکی تو ریاء کاری اور دکھلاوے اور بڑا پن سے آلودہ ہے؟

تم اس حالت پر کس طرح صبر کرتے پھرتے ہو، حالانکہ تمہارا راستہ خطرناک اور مکروہ اشیاء سے اٹا پڑا ہے؟ گناہوں کا بوجھ لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کیسے جاؤ گے؟

فرمان باری تعالیٰ ہے:

{اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور ہر کوئی نفس دیکھے کہ اس نے کل قیامت کے لیے کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اس کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ تعالیٰ جو تم عمل کر رہے اس سے پوری طرح باخبر ہے} الحشر (18)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

روز قیامت ابن آدم کے پاؤں اس کے رب کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک اس سے پانچ اشیاء کا سوال نہ ہو جائے، اس کی عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس نے اسے کس طرح فنا کیا، اس کی جوانی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے جوانی کہاں صرف کی، اس کے مال کے بارہ سوال ہوگا کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور جو اس نے علم حاصل کیا اس پر عمل کتنا کیا۔ جامع الترمذی (145 / 7) حدیث نمبر (2416) مسند ابویعلیٰ (9 / 178) حدیث نمبر (5271) طبرانی صغیر (1 / 269) وغیرہ نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحۃ (946) میں اسے شواہد کے ساتھ قوی کہا ہے۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ: اپنے نفسوں کا محاسبہ خود کرلو قبل اس کے تمہارا محاسبہ کیا جائے، اور اس کے وزن سے قبل خود ہی وزن کرلو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ:

اپنے اعمال کا وزن خود کرلو قبل اس کے ان کا وزن کیا جائے، اس لیے آج کا محاسبہ تمہارے لیے کل کے محاسبہ سے زیادہ آسان ہے، اور بہت عظیم اور بڑی پیشی کے لیے اپنے آپ کو تیار کرلو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

{جس دن تم پیش کیے جاؤ گے اور تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہیں رہے گا} الحاقۃ (18) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے (201 / 7)

اے اللہ کے بندے تیرے لیے یہ زیادہ بہتر اور اچھا ہے کہ کچھ دیر کے لیے اپنے نفس کا محاسبہ کرلو اس لیے کہ اس دنیا کے بعد جنت یا جہنم کے علاوہ کوئی اور گھر نہیں۔ میمون بن مہران رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

یقیناً فصل کو بعض اوقات کاٹنے سے قبل ہی آفت اور وبا پہنچ جاتی ہے، اور نوجوان کے لیے توبہ میں دیر کرنا بہت قبیح حرکت ہے، اور اس سے بھی زیادہ قبیح حرکت بوڑھے کا توبہ میں دیر کرنا ہے۔

جی ہاں میرے بھائی بیماری سے قبل اپنی صحت سے فائدہ اٹھالو اور مشغول ہونے سے قبل اپنی فراغت کو غنیمت جانو، اور موت سے قبل اپنی زندگی اور فقر سے قبل مالداری سے فائدہ حاصل کرلو، اور دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی اجنبی ہو یا پھر مسافر بن کر رہو لہذا اگر صبح کرلو تو پھر شام کا انتظار مت کرو اور جب شام پڑ جائے تو صبح کا انتظار مت کرو، اور اپنے آپ سے یہ کہو:

خبردار اے میری جان تو ہلاک ہو اندھیری راتوں میں میری مدد کر، ہو سکتا ہے تو روز قیامت عیش و عشرت کی زندگی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

میرے بھائی: یہ ماہ رمضان المبارک بہت دیر غائب رہنے کے بعد آپ پر سایہ فگن ہو رہا ہے، آپ کے پاس بشارتیں اور خیر و بھلائی اور برکتیں لارہا ہے، اس ماہ میں رحمتوں کا نزول ہوتا اور گناہ و برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں، اور لغزشیں کم ہو جاتی اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، تو آپ رمضان المبارک کو محاسبہ کا موقع کیوں نہیں بناتے، اسے اپنے اللہ کے ساتھ مصالحت کی فرصت سمجھو اور اپنی زندگی کے صفحات کا نیا دور شروع کرو، تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب صحیح توجہ کی ابتدا ہوگی، لہذا جو اپنے آپ کا محاسبہ کرنا چاہتا ہے اس کے لیے رمضان المبارک ایک بہترین موقع اور فرصت ہے اسے اس طریقہ پر عمل کرنا چاہیے۔

میرے عزیز بھائی آپ پر واجب ہے کہ: آپ اپنے نفس کے ساتھ کچھ دیر کے لیے خلوت میں بیٹھ کر اس کا محاسبہ کریں اور وقتاً فوقتاً ایسا کرتے رہیں، شروع میں فرائض مثلاً توحید، نماز، زکاۃ اور روزے وغیرہ جو اللہ تعالیٰ نے جو آپ پر فرض کیا ہے اس کے بارہ میں اپنا محاسبہ کریں، اگر اس میں کوئی کمی اور کوتاہی اور نقص ہو تو اس کا تدارک کریں۔

اور اس کے بعد اپنے نفس کا محاسبہ ان برائیوں اور معصیت کے بارہ میں کریں جو آپ سے سرزد ہو رہی ہیں مثلاً والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی، سود خوری اور جھوٹ، غیبت اور چغلی، حرام کردہ اشیاء کی طرف دیکھنا، اور فحش کام کرنے، حرام اشیاء کا استعمال کرنا مثلاً سگریٹ نوشی اور نشہ آور اشیاء، اس کے علاوہ صغیرہ اور کبیرہ گناہ جن سے اللہ جل جلالہ نے منع فرمایا ہے، اس لیے آپ واجب اور ضروری ہے کہ آپ انہیں فوری طور پر ترک کر دیں اور اس کا تدارک توبہ و استغفار اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا سے کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی توبہ قبول فرمائے۔

اور اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کریں کہ وہ جس طرح اور جس کے ساتھ چاہے آپ سے برائی کو دور کر دے، اور اسی طرح آپ اپنے نفس کا اللہ تعالیٰ سے غفلت اور اس کی اطاعت سے اعراض پر بھی محاسبہ کریں اور اس کا تدارک یہ ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے نیکی و بھلائی اور خیر کے کام جو برائیوں کو مٹانے والے ہیں کرنا شروع کر دیں۔

اسی طرح اپنی حرکات و سکنات اور اعضاء کا بھی محاسبہ کریں کہ زبان سے کیا نکلا اور پاؤں کہاں چل کر گئے اور آنکھوں کیا کچھ دیکھا اور کانوں نے کیا سنا اس کے علاوہ باقی اعضاء کا بھی محاسبہ کریں، اور اپنے نفس سے ہر کلمہ اور بات اور ہر فعل یا حرکت پر سوال کرو کہ اس سے وہ کیا چاہتا ہے؟ اور کس کے لیے کیا؟ اور ایسا کیوں کیا؟ اور اس فعل کو کرنے کا فائدہ کیا ہے؟

یہ سوال ایسے ہیں جو آپ کو ہر وقت اپنے نفس کے لیے بیدار رکھیں گے اور اسے لگام دیں گے، اور آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ نفس کو تقویٰ و پرہیزگاری کی لگام پہنائیں تاکہ آپ بھی کامیابی حاصل کرنے والوں میں سے ہوں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

{اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے یہی کامیاب ہیں} النور (52)



اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے۔